# دارالعلوم دیوبند کے مفتی مولانا مفتی ظفیر الدین مفتاحی کی رحلت

دارالعلوم دیوبند کی درخشاں کہکشاں کے روشن ستارے‘ مسند افتاء کی رونق اور وادی علم و ادب کے شہسوار حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین مفتاحی بھی گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔ حضرت مفتی صاحبؒ یوں تو متعدد صفات اور خوبیوں سے مالا مال شخصیت تھے لیکن افتاء و ارشاد کے ساتھ انہیں خصوصی شغف تھا۔ اسی لئے زندگی بھر اپنی تمام تر صلاحیتیں اصلاح امت اور مخلوق کی رہنمائی میں صَرف کی۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کا عظیم مجموعہ (۱۲ جلد) انہی کی محنت شاقہ کی بدولت اس کی ترتیب و اشاعت ممکن ہوئی‘ جس سے ایک عالم مستفید ہورہا ہے۔ اسی طرح آپ کی دیگر تصنیفات بھی اکثر حوالے کے طور پر جانی پہچانی جاتی ہیں۔ مثلاً اسلام کا نظام عفت و عصمت‘ نظام امن‘ نظام تعلیم و تربیت‘ تعارف مخطوطات کتب دارالعلوم دیوبند‘ اسلامی نظامِ معیشت‘ دارالعلوم کا قیام اور اس کا پس منظر‘ حضرت نانوتویؒ ایک مثالی شخصیت اور حیات گیلانی وغیرہ وغیرہ اہم تصنیفات ہیں۔ اس کے علاوہ سینکڑوں مضامین بھی مختلف مجلات کی زینت بنتے رہے۔ مولاناؒ صحیح معنوں میں یادگار اسلاف کا ایک بہترین نمونہ تھے۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند سے وفاداری زندگی کے آخری لمحات تک بڑے احسن طریقے سے نبھائی۔ ادارہ دارالعلوم دیوبند کے تمام اکابرین‘ اساتذہ اور طلباء سے اس عظیم سانحہ پر تعزیت کرتا ہے۔ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے دارالعلوم میں فاتحہ خوانی اور دعا کی گئی۔

---

# برصغیر کے نامور مؤرخ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کو صدمہ

برصغیر پاک و ہند کے نامور مورخ‘ محقق بے بدل‘ متعدد کتابوں کے مصنف اور علمائے دیوبند کے مسلک و مشرب کے شارح اور خصوصاً تحریک آزادی ہند اور پاکستان اور فی زمانہ ابوالکلامیات کے سب سے بڑے محقق و قدرشناس ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کو گزشتہ دنوں بہت گہرا صدمہ پہنچا۔ ان کے اکلوتے باکمال بیٹے ڈاکٹر شاہد حسین خان بیماری کے باعث انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جناب ڈاکٹر صاحب ملک و ملت کا قابل فخر سرمایہ و اثاثہ ہیں۔ ان کی خدمات کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں‘ انہوں نے پاکستان میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ اور امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ پر اس وقت کام شروع کیا تھا جب پاکستان میں ان دو ہستیوں کا نام لینا بھی جرم تھا۔ لیکن الحمدللہ انہوں نے ان دو حضرات پر اتنا ضخیم اور بڑا کام کردیا ہے کہ جو کام اکیڈیمیاں اور ادارے نہیں کرسکتے تھے۔ جناب ڈاکٹر صاحب کی ساری داستانِ حیات درد و الم اور آزمائشوں سے پُر ہے۔ ہجرت کے موقع پر بھی ان کیساتھ جو کچھ ہوا وہ بھی بڑی دردناک کہانی ہے‘ پھر بعد میں وقتاً فوقتاً حوادثات ان کی دہلیز کو کھٹکھٹاتے رہے۔ انکا سب سے بڑا قیمتی اثاثہ کتب خانہ تھا جو فسادات کی نذر ہوگیا اب اس بڑھاپے کی لاٹھی جواں‘ باکمال‘ باصلاحیت‘ پی ایچ ڈی ڈاکٹر بیٹے کی جدائی کا غم بھی انہیں سہنا پڑا ہے۔ ادارہ انکے غم میں برابر کا شریک ہے۔ مرحوم کے رفع درجات کیلئے دارالعلوم میں دعائے مغفرت کی گئی